بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ اَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ عَلَیْہِ السَّلَام فَمَنْ اَقَامَ وِلَایَتِی فَقَدْ اَقَامَ الصَّلٰوۃ

روحِ نماز

تالیف

حجۃ الاسلام علامہ آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی

دار التبلیغ الجعفریہ

پوسٹ بکس نمبر ۱۵۲۵

اسلام آباد ۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال امیر المؤمنین علیہ السلام فمن اقام ولایتی فقد اقام الصلوٰۃ

روحِ نماز

الأوحد
موقع الأوحد
Awhad.com

تالیف

حجۃ الاسلام علامہ آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی

دار التبلیغ الجعفریہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۵۲۵
اسلام آباد ۔ پاکستان

بسم اللّه الرحمٰن الرحيم

الحمدللّه رب العالمين و صلى اللّه على خير خلقه محمد واله الطاهرين لاسيما خاتم الاوصياء المعصومين خليفة اللّه في العالمين و حجتة اللّه على السماوات والارضين امامنا و صاحبنا المهدى اروحنا فداه و عجل اللّه تعالى فرجه اشريف وجعلنا من شيعه و انصاره امين رب العالمين و لعنته اللّه على اعدائهم اجمعين

روح عبادات

ولایت اہل بیت علیہم السلام اصل اسلام اساس ایمان اور روح عبادات
ہے۔ اگر اقرار ولایت نہیں تو عبادت جسم ہے مگر اس میں روح نہیں بغیر اقرا
ولایت عبادات جسم بدون روح ہیں کوئی عبادت بھی درگاہ خداوندی میں شرف
قبولیت نہیں پا سکتی جب تک اقرار ولایت نہ ہو چنانچہ رئیس المحدثین علام
محمد باقر مجلسی طیب روحہ اللہ نے بحار الانوار جلد ۲۷ کتاب الامامت باب ہفتم
عنوان یہ قائم فرمایا کہ

انه لا تقبل الاعمال الا بالولایت

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں

وہ شخص جو ہماری ولایت کا اقرار کرنے والا ہے اس کی نماز' روزہ' زکو
' حج سارے اعمال بارگاہ خداوندی میں قبول ہیں اور وہ شخص جو ہماری ولای
کا اقرار نہیں کرتا خداوند عالم کے حضور اس کے عمل میں سے ایک شے بھ
قبول نہیں۔
ملاحظہ فرمائیں۔

بحار الانوار جلد ۲۷ ص ۱۶۷ مطبوعہ بیرو

حضرت ضامن الاولیاء امام رضاؑ سے منقول ہے

خداوند کریم نے فرمایا کسی عمل کرنے والے کا کوئی عمل قبول نہی
سوائے اس کے جس نے اقرار نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اق
ولایت اہل بیتؑ کیا فروع دین میں سب سے پہلے جس کی سب سے زب

تاکید کی گئی ہے وہ نماز ہے اور یاد رہے کہ بدون اقرار ولایت نماز بھی جسد بغیر از روح ہے روح نماز ولایت ہے۔

سر اللہ فی العالمین امیرالمومنین علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد حق بنیاد

و اقیموا الصلوۃ فمن اقام ولایتی فقد اقام الصلواۃ و اقامته ولایتی صعب مستصب لا یحتمله الاملک مقرب اونبی مرسل او مومن امتحن اللّٰه قلبه الایمان

ملاحظہ فرمائیں۔

بحار الانوار جلد ۲۶ ص ۲ مطبوعہ بیروت
بحر المعارف ص ۳۳۸ بصائر الانوار مطبوعہ کربلا معلی
الزام الناصب جلد اول ص ۳۱ مطبوعہ قم مقدسہ ایران
طوالع الانوار ص ۱۸ مطبوعہ ایران
صحیفته الابرار جلد اول ص ۸۶ مطبوعہ تبریز ایران
القطرہ جلد اول ص ۷۵ مطبوعہ نجف اشرف

حق تعالی نے فرمایا نماز قائم کرو پس جس نے میری ولایت کو قائم کیا گویا اس نماز کو قائم کیا میری ولایت کا قیام دشوار ترین ہے اس کو کوئی برداشت نہیں کر سکتا سوائے ملک مقرب بنی مرسل اور اس صاحب ایمان جس کے قلب کا خدا نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

قارئین کرام توجہ فرمائیں اقامت نماز کا مرکز و محور ولایت ہے اول سے
آخر تک افتتاح نماز سے اختتام نماز تک ولایت ہی مرکز و محور ہے اور
روح نماز ہے بے روح نماز درگاہ رب العزت میں مقبول ہی نہیں منکر
ولایت کی نماز کو خدا نے یہ فرما کر رد کر دیا وہ نمازی جو نماز سے غافل
(الماعون) یعنی حقیقت نماز روح نماز اور نماز و وجودی کے منکر ہیں وہ دکھاو
رہے ہیں اصل نمازی وہ ہیں جو ولایت کا اقرار کرتے ہیں ائمہ ہدی علیہ
السلام نے احکامات نماز میں افتتاح نماز سے اختتام نماز تک ولایت کا خصوص
سے ذکر فرمایا ہے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں

« وجّهت وجهي للذي فطر السّموات و الأرض
حنيفاً على ملّة إبراهيم و دين محمّد، وولاية أميرالمؤمنين عليّ بن أبي طالب عليه السلام مسلماً
و ما أنا من المشركين ، إنّ صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله ربّ العالمين ،
شريك له و بذلك اُمرت و أنا من‌المسلمين ، لاإله غيرك ، ولا معبود سواك ،أعوذ
السّميع العليم من الشّيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرّحيم »

ملاحظہ فرمائیں

فقہ الرضا ص ۱۰۵ مطبوعہ مشہد مقدس

بحار الانوار جلد ۸۴ ص ۲۰۶ مطبوع

مومنین توجہ فرمائیں ولایت علی علیہ السلام کا واضح الفاظ میں ذکر
ہے شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں۔

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَدِيْ
وَمِنْهَاجِ عَلِيٍّ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ

مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

ملاحظہ فرمائیں

مصباح المتہجد ص ۳۳ مطبوعہ ایران

من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول ص ۱۹۹ مطبوعہ ایران

یہاں بھی علی منہاج علیؑ کے الفاظ میں ولایت مولائے کائنات کا ذکر موجود ہے شیخ جلیل القدر سرکار علامہ شیخ تقی الدین ابن ابراہیم العاملی الکفعمی قدس سرہ نے المصباح ص ۱۵ مطبوعہ ایران پر بھی تکبیرات افتتاحیہ میں اس کا ذکر فرمایا ہے رسالت محمدیہؐ اور ولایت علویہؑ کا ذکر ازل سے ہے اور ہمیشہ رہے گا خداوند عالم نے یوم الست اپنی توحید کے اقرار کے ساتھ رسالت و نبوت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ولایت و امارت مرتضیٰؑ کا اقرار جمیع ارواح سے لیا چنانچہ احادیث صحیح میں وارد ہے کہ

یوم الست خداوند عالم نے فرمایا الست بربکم کیا میں تمہارا رب نہیں تمام ارواح نے اقرار کیا قالوا بلٰی اور کہا کہ بے شک تو پروردگار عالم ہے پروردگار نے فوراً اعلان فرمایا ان محمد رسولی و علیاً امیرالمومنینؑ بتحقیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے رسول ہیں اور علیؑ امیرالمومنین ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر العیاشی جلد اول ۴۱ مطبوعہ ایران

اثبات الہدایہ جلد سوم ص ۴۸۶ ر ۴۸۷ مطبوعہ ایران

چونکہ ولایت امیر المومنین کا اقرار واجب ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب تبلیغ اسلام شروع کی ان انتہائی نامساعد حالات میں بھی ولایت کا ذکر نماز میں کیا لہٰذا خداوند عالم نے اس کو قرآن حکیم میں یوں بیان فرمایا ہے۔ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِي

سورۃ مبارکہ الاسراء آیت ۱۱۰

اور نماز میں نہ تو بلند آواز سے پڑھو اور نہ خفی طور پر بلکہ ان دونو کے بین بین راستہ اختیار کرو چونکہ ابتدائی تبلیغ اسلام کے دن تھے مشرک سے اعلان نبوت ناقابل برداشت ولایت کا ذکر کیسے سنتے لہٰذا وہ درپے ای ہوئے لہٰذا یہ آیت اتری کہ ذکر ولایت بہت بلند آواز سے نہ کرو اور نہ چھپاؤ۔

حضرت باقر العلوم امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعا

ثقہ جلیل جناب ابو حمزہ ثمالی رضی اللہ عنہ نے مولا باقرؑ سے اس کے متعلق سوال کیا کہ کس چیز کے چھپانے کی ممانعت آئی تو آپ نے لا تجهر بولا یته علیؑ ولایت علیؑ کا نماز میں بلند آواز سے ذکر نہ حتی کہ اعلانیہ ذکر کا حکم نہ دو اور نہ اسے چھپاؤ ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر العیاشی جلد دوم ص ۳۱۹ مطبوعہ

تفسیر البرہان جلد دوم ص ۴۵۳ مطبوعہ ا

خداوند عالم نے ذکر ولایت حیدر کرارؑ سے روکا نہیں بلکہ پڑھنے کا مگر مناسب آواز میں تاکہ نئے نئے اسلام قبول کرنے والوں کو بھاری نہ اور مشرکین ایذا رسانی نہ کریں مگر جب مسلمانوں میں قوت ہو گی تو

تجھر بصلوتک ولا تخافت بھا منسوخ ہوگی فاصدع بما
تومر سورۃ الحجر ۹۴ نے ناسخ بن کر ذکر ولایت کو عام کرنے کا حکم دیا۔

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام کا فرمان ذیشان

ثقہ جلیل جناب ابو بصیر رضوان اللہ تعالی فرماتے مولا صادقؑ نے فرمایا
ولا تجھر بصلوتک ولا تخافت بھا۔کو۔فاصدع بما
تومر نے منسوخ کر دیا ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر العیاشی جلد دوم ص ۳۱۹ مطبوعہ ایران

تفسیر البرھان جلد دوم ص ۳۵۶ فاصدع بما تومر سورۃ مبارکہ حجر آیت ۹۴

اب آپ کو جو حکم دیا جاتا ہے کھول کر سنا دیں اور مشرکین سے روگردانی کریں ان کی ذرا بھر پرواہ نہ کریں۔

ان حقائق سے مبرھن ہو گیا کہ ولایت امیرالمومنین علیہ السلام کا اقرار نماز میں کرنا ادلہ قطعیہ سے ثابت ہے۔

سفرِ نماز کا خضرِ راہ نما

ولایت روح دین اصل اسلام اور اساس ایمان ہے تمام عبادات کی روح ولایت ہے بدون اقرار ولایت عبادت و اعمال جسم بغیر از روح کے ہیں سالکان گلستان طریقت و چمنستان معرفت و حقیقت نے ولایت علویہؑ کو خضر راہ نما بنایا اور کامیاب ہوئے اور یہی درس اہلبیتؑ ہے۔ مادیت کے طوفان نے قلوب انسانی کے آئینہ کو اگر یکسر خراب نہیں کیا تو میلا ضرور کیا ہے۔

اگر آئینہ قلب دھندلا ہو جائے تو پھر تجلی ربانی کا نہ وہ متحمل ہو سکتا ہے

نہ اس میں چمک آتی ہے اس صنوبری شکل کے دل کو گوشت کا لوتھڑ
سمجھیں مادی غبار اور گمراہ کن افکار سے اسے خراب نہ کریں بلکہ مل
تجلیوں کا مرکز بنائیں۔ اور اس میں معرفت نورانیہ کی شمع فروزاں کر
کثرت درود شریف سے قلب انسانی شفاف و نورانی ہو گا نورانی ملکوتی
متحمل ہو گا۔ علم فوارہ کی صورت میں قلب سے پھوٹ پڑے گا۔

تب حقیقت کائنات منکشف ہو جائے گی۔ اسرار خلقت سے آگاہ
گی۔ گلستان عرفان کی سیر ہو گی۔ درجات معرفت و روحانیت میں بلند ہو گی۔
سیر ملکوتی ہوتی جائے گی۔ معاشرہِ انسانی کی اصلاح خود بخود ہو جائے گی ہ
جیّد علماءِ کرام اغیار کے پیدا کردہ تعصّباتی جال کے کترنے میں لگے ر
علوم باطنی کی طرف توجہ نہیں کر سکے۔ بہر حال اب مزید تاخیر شرعاً جائز
گی۔ اس لئے ہم مسلسل اس نہج پر کام کر رہے ہیں۔ اس اہم مسئلہ پر
حاضر کے نابغہ روزگار عارف بصیر حضرت آیت اللہ السید روح اللہ
خمینی اعلی اللہ مقامہ کے ارشادات پیش کر رہے ہیں امید ہے مومنین کرا
سے خاطر خواہ استفادہ فرمائیں گے۔

() ولایت باطن رسالت است پس مقام مقدس ولو
مصاحب این سلوک است و فی الحدیث بعلی ق
الصلواۃ و فی الحدیث انا صلوۃ المومنین و صیا
پس سالک الی اللہ چون قصر ثنا و محمدت رابه
تعالی اعلان کرد و اختیار رفیق و مصاحب نمود کما قبل الرفیق ثم الطر

شیخ عارف کامل ما روحی فداہ میفرمود شہادت بولایت ولی اللہ
مضمن درشہادت بہ رسالت میباشد زیراکہ ولایت باطن رسالت است

پس مقام مقدس ولوی نیزمصاحب این سلوك است.

وفی الحدیث بعلی قامت‌الصلوة (۱) وفی الحدیث انا صلوة المؤمنین وصیامهم(۲).

پس سالك‌الی‌الله چون قصرثنا ومحمدت را به‌حق‌تعالی اعلان کرد واختیار رفیق ومصاحبت نمود.

کماقیل الرفیق ثم الطریق (۳)

اعلان مهیا شدن برای نماز را میدهد.

احظہ فرمائیں۔

سرالصلواۃ ص ۱۱۰ مطبوعہ ایران

ولایت باطن رسالت ہے اور اس راہ میں ولی اللہ کا مقام مقدس نمازی کا صاحب ہونا چاہئے چنانچہ حدیث میں وارد ہے۔

علیؑ کے ذریعہ نماز قائم ہوئی اور حدیث میں ہے حضرت علیؑ نے فرمایا۔ ں مومنوں کی نماز اور روزہ ہوں۔

پس سالک الی اللہ ۔ جہاں نماز میں یہ اعلان کرتا ہے کہ حمد و ثنا صرف للہ تعالیٰ کے لئے ہے تو تجھے چاہئے کہ سفر نماز میں اپنے رفیق و مصاحب ختیار کرے اس لئے وارد ہے پہلے رفیق سفر بناؤ پھر راستہ لو اس طرح نماز کا رفیق سفر ولی اللہ ہے۔

ولایت روح عقائد و عبادات ہے

آیت اللہ خمینی عطر اللہ مرقدہ فرماتے ہیں۔

کمال‌الشیء مابه تمامه وانجبر به‌نقصانه، فالصورة کمال‌الهیولی، و الفصل کمال الجنس، ولهذا عـرفت النفس بآنها کمال اول لجسم

طبیعی آلی، اذبہا کمال الهیولی باعتبار وکمال الجنس باعتبار.

ولهذا کانت الولایة العلویة ادامنا الله علیها کمال الدین وتمام النعمة
لقوله: الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی. وقال ابو جعف
علیه السلام فی ضمن الراویة المفصلة فی الکافی: ثم نزلت الولایة. وان
اتاه ذلك فی یوم الجمعة بعرفة انزل الله تعالی الیوم: اکملت لکم دینک
واتممت علیکم نعمتی وکان کمال الدین بولایة علی بن ابیطالب، انتهی

فسائر العبادات بل العقاید والملکات بمنزلة الهیولی والولا
صورتها وبمنزلة الظاهر وهی باطنها، ولهذا من مات ولم یکن له ا
فمیته میتة الجاهلیة ومیتة کفر ونفاق وضلال؛

ملاحظہ فرمائیں۔

شرح دعاء سحر ص ۱۱۲ مطبوعہ ا

ہر شے کا کمال وہ ہے جس سے وہ شے ہو رہی ہو اور اس سے ا
کمی کی تلافی ہے پس صورت ھیولی کے لئے کمال ہے اور فصل جنس کے
کمال ہے اسی وجہ سے نفس کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ وہ جسم طبعی کما
لئے اول ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ولایت علویہ خدا ہمیں اس پر قائم رکھے دین او
عبادات کا کمال ہے۔ پس جمیع عبادات بلکہ عقائد و ملکات بمنزلہ ھیولی ؟
ولایت ان کی صورت ہے اور وہ بمنزلہ ظاہر کے ہیں۔ اور ولایت ا
بمنزلہ باطن ہے اس لئے جو شخص معرفت امام کے بغیر مرگیا وہ جاہلیت
نفاق اور گمراہ کی موت مرا۔

خضر طریق سلوک

فاتح المقصرین آیت اللہ خمینی قدس اللہ روحہ فرماتے ہیں۔

وطريق اسلم ونزديكتربه نجات آنستكه مصلي خودرا درجميع اقوال وافعال تسليم روحانيت رسول‌الله يامقام ولايت مآبي ياامام عصر سلام‌الله‌عليه نمايدوبلسان آنهاثناجوئي ازحق كندودرافعال‌هم‌به‌افعال آنها متمسك شود وخود كه امام ملئكة وجنودالهية است مأموم مقام رسالت وولايت شود وطي‌اين‌سلوك روحاني‌وعروج‌به معراج الهي راچنانچه به هدايت آن بزرگواران ميكند وتبعيت محض وتسليم صرف از آنها كند كه علي(ع) صراط مستقيم ونمازمؤمنين است وخضرطريق سلوك است طي اين مرحله بي‌رهبري خضرمكن.

ملاحظہ فرمائیں۔

سر الصلوۃ ص ۱۱۲ مطبوعہ ایران

سلامت ترین اور نجات کے قریب تر راستہ یہ ہے کہ نمازی اپنے تمام اقوال و افعال میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روحانیت یا مقام ولایت علی علیہ السلام یاامام عصرعلیہ السلام کے سپرد کردے اور ان کی زبان سے حق کی ثنا کرے اور ان کے افعال سے تمسک کرے چونکہ نمازی حالت نماز میں فرشتوں اور جنود ربانیہ کا امام الجماعت ہوتا ہے۔ اور یہ فرشتے اس کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو نمازی جہاں فرشتوں کا امام ہو ضروری ہے کہ مقام رسالت و لایت کا ماموم و مقتدی ہو اور اس روحانی سفراور معراج ربانی کو اس ذوات قدسہ کی ہدایت میں محض یہ تسلیم کرتے ہوئے طے کرے کہ میں جس صراط مستقیم کا طالب ہوں وہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہی

صراط مستقیم میرے مطلوب ہیں۔ اور وہ مومنین کی اصل نماز ہیں اور
امیرالمومنین علیہ السلام ہی اس سلوک و طریقت کے خضر و راہنما ہیں اور یہ
سفر بغیر راہنما کے طے نہ کر۔

اختتام سفر سلوک

آیت اللہ خمینی طاب ثراہ ارشاد فرماتے ہیں

واز آداب مهمۀ تشهد وسلام که خاتمۀ صلوة است معرفت حرم
رسول اکرم (ص) است که بندۀ سالك باید به قلب بفهماند که اگر کشه
تام آن سرور نبود کسی را راه به مقام عبودیت حق ووصول به مقام قر
ومعراج معرفت نبود.

پس آنچنان که دراول نماز رفیق ومصاحب راه معرفت ومعر
حقیقت آن سرور معصومین ازائمۀ طاهرین بودند منتهای سفر نیز ب
تذکر داشت که آنها اولیای نعم ووسایل وصول اهل معرفت ووسا
نزول برکات وتجلیات حضرت ربوبیت جلت عظمته هستند.

لولاهم ما عبدالرحمن وما عرف الرحمن(۱)

وهر کس شمه‌ای ازحقیقت ولایت ورسالت را بداند خو
دانست که نسبت اولیاء علیه السلام نسبت به خلق چه نسبتی است
بحمدالله دررسالۀ مصباح الهدایة شرحی ازآن مذکور داشتیم.

ملاحظہ فرمائیں۔ سر الصلوٰۃ ص ۱۷۸/۱۷۹ مطبوعہ ایران

تشہد و سلام جو کہ اختتام نماز ہے اس کے اہم ترین آداب میں سے ی
ہے کہ نماز گزار حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مع
حرمت حاصل کرے اور اپنے قلب کو سمجھائے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ

وآلہ وسلم کا پورا پورا کشف نہ ہوتا تو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور مقام قرب اور معراج معرفت تک نہ پہنچ سکتا۔ چنانچہ جس طرح نماز کا آغاز کرتے وقت راہ معرفت اور معراج حقیقت کے رفیق اور ہم سفر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین معصومین علیہم السلام ہیں۔

انتہاءِ سفر نماز کے وقت بھی یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہی نفوس نورانیہ نعمات کے مالک اور وصول اھل معرفت کے وسائل اور نزول برکات و تجلیات ربانی کے وسائط ہیں اگر یہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی معرفت نہ ہوتی اور نہ اس کی عبادت ہوتی۔ جو شخص بھی حقیقت ولایت و رسالت کے ایک شمع سے آشنائی رکھتا ہو وہ جان سکتا ہے مخلوقات کو اولیاء علیہم السلام سے کیا نسبت ہے۔

انوار الفوائد

جناب آیت اللہ خمینی طاب ثراہ کے کلام حقیقت انضمام سے مندرجہ ذیل فوائد روحانیہ حاصل ہوتے ہیں۔

اول

عقائد اور عبادات ہیولیٰ ہیں اور صورت ولایۃ محمدیہؐ علویہؑ ہے عبادات ظاہر (جسم) ہیں اور ولایت محمدیہؐ و علویہؑ باطن (روح) ہے۔

لہٰذا بدون ولایت عبادات جسم تو ہیں مگر روح نہیں صرف ہیولیٰ ہے جس کی صورت نہیں۔

دوم

حدیث سے ثابت ہے نماز علیؑ سے قائم ہوئی اور وہ خود فرماتے ہیں۔

"میں مومنین کی نماز ہوں" لہٰذا سفر نماز کے مسافر کے لئے ضروری ہے
کہ رفیقِ سفر پہلے لے پھر سفر کو نکلے چونکہ اقرار ولایت اور خضر راہنما نماز
ہونا اولین شرط نماز ہے۔ اس لئے ہمارے ائمہ ھدی علیھم السلام نے شروع
سے ہی ولایت علویہؑ کا اقرار تشہد کے باب میں بھی بیان فرمایا۔

نماز پڑھنے والا پہلے ولایت علویہؑ کا اقرار کرے گا اگر نماز میں علیؑ نہیں
مسافر راہ بھٹک جائے گا۔ راہ گم کر بیٹھے گا۔ لہٰذا اگر سفر نماز کو کامیاب کرنا۔
توجہ ولایت علویہؑ کے بغیر ناممکن ہے۔

سوم

سالک حقیقی کے لئے یہ لازم ہے خضر راہ کی راہنمائی میں چلے۔ نماز
جس صراط مستقیم کا طلب گار ہے وہ صراط مستقیم حضرت امیرالمومنین علی ع
السلام ہیں لہٰذا سفر نماز معصومین علیھم السلام کی اقتداء میں کرے اگر ان
اقتداء نہ ہو گی پھر کبھی منزل نہ ملے گی۔

چہارم

نمازی نے جب آغاز سفر نماز میں رفیق سفر رسالت اور ولایت کو
ہے تو انتہاء سفر نماز میں اسے یاد رکھنا چاہئے کہ ان ذوات متعالیہ کے
نعمات کا وصول اور تجلیات ربانی کا حصول نہیں ہو سکتا۔

پنجم

قرب خداوندی اور معراج نماز کا محور ولایت محمدیہؐ و علویہؑ ہے اگر
الی اللہ خضر حقیقی کی رہنما میں اس کی اقتداء میں سفر کر رہا ہے تو انجام بخ
اور اگر اختتام سفر نماز میں رفیق سفر خضر حقیقی کا دامن چھوڑ دیا اقرار ولا
کیا کامیابی نہ ہو گی۔

حضرت صادق آل محمد علیہم السلام سے تشہد وارد ہے

عن الصادق (ع). وإنما اورد الرواية لندرة وجودها وشرافة مضمونها وكثرة فوائدها في زماننا هذا لمن تدبر فيها حتى ان العلامة النورى قدس سره غفل عنها فلم ينقلها في المستدرك والرواية مذكورة في رسالة معروفة بفقه المجلسى قدس سره مطبوعة في صفحة ٢٩ ما هذا لفظه: ويستحب ان يزاد في التشهد ما نقله ابو بصير عن الصادق «ع» وهو بسم الله وبالله والحمد لله وخير الاسماء كلها لله اشهد ان لا إله الا الله وحده لاشريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة واشهد ان ربي نعم الرب وان محمداً نعم الرسول وان عليا نعم الوصى ونعم الامام اللهم صل على محمد وآل محمد وتقبل شفاعته في امته وارفع درجته الحمد لله رب العالمين ؟

ملاحظہ فرمائیں۔

القطرہ من بحار مناقب النبی والعترۃ جلد اول ص ۲۲۱ مطبوعہ قم مقدسہ ایران

حضرت ثامن الائمہ امام رضا علیہ السلام سے مروی تشہد میں وارد ہے

بسم الله و بالله، والحمد لله، و الأسماء، الحسنى كلهاللـه، أشهد أن لاإله إلا الله وحده لاشريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله،أرسله بالحق بشيراً و نذيراً بين يدي الساعة، التحيات للّه، و الصلوات الطيبات الزاكيات، الغاديات الرائحات، التامات[٣] الناعمات، المباركات الصالحات للّه، ماطاب وزكا، وطهر ونما، و خلص فللّه[٤]، و ما خبث فلغير الله.

أشهد أنك نعم الرب، وأن محمداً نعّم الرسول، وأن علياً[٥] نعم المولى، وأن الجنة حق، والنار حق، والموت حق، والبعث حق، وأن الساعة آتية لاريب فيها، وأن الله يبعث من في القبور[٦].

الحمد للّه الذي هدانا لهذا و ماكنا لنهتدي لولا أن هدانا اللّه، اللهم صل على محمد و آل محمد، و بارك على محمد و آل محمد، وارحم محمداً وآل محمد، أفضل ماصليت و باركت و ترحمت و سلمت على إبراهيم و آل إبراهيم في العالمين إنك حميد مجيد[٧].

اللهم صل على محمد المصطفى، و علي المرتضى، وفاطمة الزهراء، و الحسن و الحسين، و على الأئمة الراشدين من آل طه و ياسين، اللهم صل على نورك الأنور، و على حبلك الأطول، و على عروتك الأوثق، وعلى وجهك الأكرم، و على جنبك الأوجب، و

على بابك الأدنى، وعلى مسلك[1] الصراط، اللهم صل على الهادين المهديين، الراشدين الفاضلين، الطيبين الطاهرين، الأخيار الأبرار.

اللهم صل على جبرائيل، و ميكائيل، و اسرافيل، و عزرائيل، وعلى ملائكتك المقربين، و أنبيائك المرسلين، و رسلك أجمعين، من أهل السماوات والأرضين[2]، و أهل طاعتك اكتعين[3]، و اخصص محمداً صلى الله عليه و آله بأفضل الصلاة والتسليم: السلام عليك أيها النبي ورحمة الله و بركاته، السلام عليك و على أهل بيتك الطيبين السلام علينا[4] وعلى عباد الله الصالحين.

ملاحظہ فرمائیں–

فقہ امام رضاص ۱۰۸، ۱۰۹ مطبوعہ ا،

مستدرک الوسائل جلد اول ۳۳۲، ۳

خداوند کریم ہمیں ولایت اہل بیت علیہم السلام پر قائم و دائم

(آمین)

تمنا ہے محبت علیؑ میں دم نکل

یہی میرا وسیلہ ہے یہی ہے پاسبان

ولایت در آذان، اقامت، تشہد

سرکار آیت اللہ العظمی آقائی السیّد محمد علی طباطبائی مدظلہ العالی کا فتوی مبارک

مذہب مقدس جعفری کو یہ افتخار حاصل ہے ان کے ہاں دروازہ اجتہاد کھلا ہے اور علماء اعلام فقہائے کرام کثیر اللہ امثالہم شب و روز مکتب مقدس کی ترویج و تبلیغ میں کوشاں ہیں۔انہی عظیم المرتبت متدسین میں سرکار مرجع عالی وقار سید الفقہاء و المجتہدین آیت اللہ المجاہد السید محمد علی طباطبائی دام اللہ ظلہ العالی ہیں۔آپ کربلاء معلی میں ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ کو پیدا ہوئے آپ اس وقت کے جامع الشرائط مجتہد ہیں آپکے اساتذہ و مشائخ کے اسماء گرامی یہ ہیں

آیت اللہ العظمی السید عبدالاعلی الموسوی سبزواری

آیت اللہ العظمی السید ابو القاسم الموسوی الخوئی

آیت اللہ العظمی السید روح اللہ الموسوی خمینی

یت اللہ السید محمد طاہر الحیدری

یت اللہ العظمی السید عبد اللہ الموسوی شیرازی

یت اللہ السید نصر اللہ المستنبط

یت اللہ السید محمد حسن بجنوردی قدس اللہ اروا حہم

ت اللہ العظمی السید محمد الحسینی شیرازی دام ظلہ

جب کربلا میں بعث پارٹی نے علماء پر ظلم ستم شروع کیے تو آپ نجف اش
سے کویت تشریف لے گئے ۔ آج کل سیّدہ زینبؑ (دمشق) شام میں عا
فضل کے دریا بہا رہے ہیں جہاں مثلاً شیاں علم آپ سے درس لے رہے
آپ کا شمار برجستہ فقہاء کرام اور اساتذہ عظام میں ہوتا ہے
آپ درویش مزاج، محبت و اخلاص کے پیکر ہیں باوجودیکہ آپ کے مقلدین
سعودیہ اور عرب ممالک ہمدان ایران میں کثرت سے ہیں مگر آپ کی سا
فقیری دیکھ کر آدمی حیران رہ جاتا ہے آپ زبردست موالی مجتہد ہیں
علامہ الحجتہ حسینی علی الحلانی فرماتے ہیں آیت اللہ السید محمد علی طباطبائی مش
مجتہدین سے ہیں آپ کے وکلاء مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں ۔
مدارس مساجد کی تاسیس میں مصروف ہیں
آپ نے اپنے رسالہ عملیہ موجز القوانین الشرعیہ کے ص ۱۰۱ طبع سوم ۳
فرمایا ہے

شہادت ثالثہ اشہد ان علیا ولی اللہ اذان واقامت کا
اس طرح ص ۱۱۳ پر آپ نے تشہد کے ذیل میں بعد از شہادتین شہاد
امیر المومنینؑ کا ذکر فرمایا ہے
دس جلدوں میں آپ کا رسالہ علمیہ شائع ہو چکا ہے اور جامع توضیح
زیر طبع ہے

کتاب کا عکس صفحہ ۲۱/۲۲/۲۳ پر ملاحظہ فر

اية الله الحاج
السيد محمد علي الطباطبائي
الحسني

موجز القوانين الشرعية

الطبعة الثالثة المصحّحة والمضافة .
١٤١٣ - ١٩٩٣

تفصيل كيفية الصلاة :

١٥٥ ـ ق ـ فصول الأذان عشرين فصلاً مع الشهادة الثالثة وفصول الإقامة ١٩ فصلاً كما مر .

١٥٦ ـ ق ـ الشهادة الثالثة (أشهد أن علياً ولي الله) جزء من الأذان والإقامة إذ أن الروايات المثبتة للمستحبات ليست بأكثر عدداً ولا سنداً مما ورد في هذا السبيل ولا يدفع ذلك استحسان الشيخ الصدوق قده ومن الروايات ما رواه الشيخ عبد العظيم في كتابه السلياسة الحسبية عن مخطوط مسمى بـ(السلافة في أمر الخلافة) لمؤلف الشيخ عبد الله المراغي من علماء القرن السابع الهجري يقول (وفيه روايتان مضمونهما إحداهما أنه أذن سلمان الفارسي ورفع الصحابة للرسول صلى الله عليه وآله وسلم أنه زاد في الأذان (أشهد أن علياً ولي الله فوجههم النبي قائلاً فمه كنا ؟! وأقر لسلمان هذه الزيادة والأخرى أنهم سمعوا أبا ذر الغفاري بعد بيعة الغدير يهتف بها في الأذان فرفعوا ذلك إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال : أما وعيتم خطبتي يوم الغدير لعلي بالولاية أما سمعتم قولي في أبي ذر ما أظلت الخضراء وما أقلت الغبراء أصدق ذي لهجة من أبي ذر الغفاري [illegible] من عندي على أعقابكم).

وعن [illegible] كتاب [illegible] مولد النبي ج ٨ ح ١ ص ٤٣٩ عن الصادق (ع) (إن أول من سمّونا الله بأسمائنا أنه لما خلق السماوات والأرض أمر منادياً فنادى أشهد أن لا إله إلا الله ثلاثاً أشهد أن محمداً رسول الله ثلاثاً أشهد أن علياً أمير المؤمنين حقاً ثلاثاً).

وعن الوسائل ب ٥ ٩ ح ٢١ الوضوء (وإن قال في أول وضوئه بسم الله الرحمن الرحيم طهرت أعضاؤه ... وأشهد أن محمداً عبدك ورسولك وأشهد أن

٢٠٢ ـــ ق ـــ يجب الإستقرار في القراءة والتسبيح كما يجب في كل أفعال الصلاة ولا تصح في حال الحركة العمدية خصوصاً الأركان نعم الأذكار المستحبة لا يجب فيها الإستقرار وإن كانت مقررة في حال السكون كالأذكار المستحبة في الركوع والسجود فإنها إن وقعت في حال الحركة صحت الصلاة على كراهة .

الحد التاسع : التشهد :

٢٠٣ ـــ ق ـــ يجب التشهد في الصلوات بعد الجلوس من السجدة الثانية من الركعة الثانية وفي الصلاة الثلاثية والرباعية يجب إعادته قبل التسليم بعد الجلوس من السجدة الثانية من الركعة الأخيرة .

٢٠٤ ـــ ق ـــ وكيفية التشهد هو الشهادة بالوحدة لله تعالى ونبوة محمد (ص) والصلاة على محمد وآله بأي كيفية كانت .

ـــ وأشهر كيفية أن تقول عند الجلوس (الحمد لله أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله اللهم صل على محمد وآل محمد) وأفضل منه أن تزيد في الأول (بسم الله وبالله وخير الأسماء الحسنى لله) وأفضل منه أن تزيد بآخره الإقرار بالآخرة والحساب والثواب والعقاب وأن الله يبعث من في القبور وإليه النشور .

والإعتراف بولاية الأئمة الأحد عشر (ع) بعد الإمام أمير المؤمنين (ع)

وبعد قول : اللهم صل على محمد وآل محمد) يستحب أن تقول (وعجل فرجهم وأرزقنا شفاعتهم) . أو (وتقبل شفاعته في أمته وارفع درجته وقرب وسيلته) .

٢٠٥ ق ـــ من تشهد في غير الركعة الثانية والأخيرة عمداً بنية الذكر

اسرار قبلہ

از قلم حقیت رقم

آیت اللہ العظمی السید روح اللہ الموسوی الخمینی رضوان اللہ تعالی

اسرار قبلہ میں جہت قبلہ کو بھی دخل عظیم ہے کیونکہ ہر ایک بندہ (مسلمان) قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا ہے۔ صلوٰۃ حقیقت میں اس توجہ خصوصی کا نام ہے کہ جو وقت نماز' بحالت نماز ہوتی ہے لیکن اس کے لئے نماز کا بطریق شریعت محمدیہؐ ہونا صحت نماز کی ضمانت ہے چونکہ نماز تمام اہل اسلام کے نزدیک عمود دین ہے لیکن صورت نماز میں اختلاف پایا جاتا ہے پس طریق آل محمدؐ صحت نماز کی صحیح صورت ہے تاہم ہر ایک نمازی کی توجہ بوقت نماز خدائے تعالی کی طرف ہوتی ہے اسی لئے یکسوئی اور طمانیت کے ساتھ ارکان نماز کابجالانا ضروری ہے کہ ہم اس کے عبد ہیں اور وہ معبود برحق یکتا و یگانہ ہے بہرکیف توجہ الی اللہ ضروری ہے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ذات حق تعالی کیلئے جہت و سمت کا تعین نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ذات خداوند تعالی بسیط محض ہے۔ اگر یہ تصور ہو کہ خدا اسی سمت ہے جدھر نماز میں رخ ہے تو خدا کے لئے جہت کا ہونا لازم آئے گا اور من حیث نفس الذات دوسری سمتیں اس سے خالی رہیں گی۔ پس خدائے تعالی کے لئے جہت و سمت کا تعین نہیں ہے۔ قبلہ کی طرف رخ کرنا صرف اس لئے ہے کہ اقائمہ نماز میں یکجہتی برقرار رہے اور مرکزیت استوار رہے یہی وجہ ہے کہ خانہ کعبہ کے چاروں طرف نماز پڑھی جاتی ہے اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ذات خداوند عالم بسیط محض ہے اور اس کے لئے کوئی ایک سمت

مخصوص نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے پس قبلہ کے اسرار میں سے ایک راز یہ بھی ہے کہ ظاہر ہو کہ خدا ہر جگہ ہے۔ اگر سمت کا تعین کیا جائے تو نزدیکی لازم آئے گی اس صورت میں احتراق اشیاء (اشیاء کا سوخت ہونا جل جانا) لازم آئے گا۔ چنانچہ یہی احتراق طور پر واقع ہوا کہ جب ایک شجر میں نور جلوہ فگن ہوا تو عظمت نور ذات کا طور متحمل نہ ہو سکا۔ فنا ہو گیا۔ یعنی کہ لاشے ہو گیا کہ اس کی ہیت بدل گئی۔ اور بنی اسرائیل ہلاک ہو گئے۔ دیدار خدا کرنے آئے تھے۔ دیدار کی بجائے ہلاکت مقدر ہوئی۔ حضرت موسی علیہ السلام غش کھا گئے۔ حالانکہ وہ تجلی نفس ذات خدا نہ تھی کہ وہ لامحدود ہے تجلی پھر بھی ایک شجر میں محدود تھی۔ وہ تجلی جو کہ طور پر ایک شجر سے ہویدا ہوئی وہ کروبین میں سے ایک ذات کی تھی یہ بھی وارد ہوا ہے کہ وہ شیعیان علی ابن ابی طالب (ع) میں سے ایک ذات (شیعہ) کی تھی۔ چنانچہ جیسا کہ حضرت صادق آل محمد (ص) نے فرمایا ہے بر حسب روایت بصائر الدرجات پس نماز میں یا قبلہ کی طرف رخ کر کے توجہ بذات حق تعالی عزا اسمہ ممکن ہی نہیں ہے۔

بلکہ توجہ سے یہ مراد ہے کہ اس کی قدرت خالقیت اور آثار و واجب الوجود کی طرف نگاہ بصیرت استوار رہنے کیونکہ ہم آثار دیکھ کر اس کی عظمت و قدرت کو پہچانتے ہیں۔ توجہ اصل میں اس حالت کا نام ہے کہ انسان نماز پڑھتے ہوئے اپنے نفس کو بوسیلہ نفس رب (حضرت امیرالمومنین) اپنے معبود کی طرف متوجہ رہے۔ اس صورت میں کہ وجدان رب کا ہونا وجہ اللہ کے ذریعہ ممکن ہے اور اس وقت چشم بصیرت سے مشاہدہ رب ممکن ہے۔ رئیس موحدین حضرت امیرالمومنین علیؑ قبلہ کی طرف رخ کر کے توجہ بذات حق

تعالیٰ عزا اسمہ ممکن ہی نہیں ہے۔
بلکہ توجہ سے مراد یہ ہے کہ اس کی قدرت خالقیت اور آثار و واجب الوجود کی طرف نگاہ بصیرت استوار رہے کیونکہ ہم آثار دیکھ کر اس کی عظمت و قدرت کو پہچانتے ہیں ے توجہ اصل میں اس حالت کا نام ہے کہ انسان نماز پڑھتے ہوئے اپنے نفس کو بوسیلہ نفس رب حضرت امیرالمومنینؑ اپنے معبود کی طرف متوجہ رہے اس صورت میں کہ وجدان رب کا ہونا وجہ اللہ کے ذریعے ممکن ہے اور اس وقت چشم بصیرت سے مشاہدہ رب ممکن ہے رئیس الموحدین حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا ہے بل تجلیٰ بھا وبھا امتنع منھا اور حضرت سبط رسول الثقلین امام حسین علیہ السلام نے دعائے عرفہ میں خداوند تعالیٰ سے عرض کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

یامن استوی برحمانیتہ فصار العرش غیبًا فی ذاتہ محقت الاثار بالاثار ومحوت الاغیار بمحیطات افلاک الانوار

نشان موے میانش کہ دل در او بستم
زمن مپرس کہ خود درمیان نمی بینم

یعنی کہ ایک سال بھر کا فرق بھی میرے اور اس کے درمیان نہیں ہے کیونکہ میرا دل اس کے در پر ہمہ وقت حاضر ہے گویا دروازہ پر دل بستہ ہے مجھ سے دریافت نہ کر کہ میں فنافی اللہ کے درجہ پر فائز ہوں۔ مقصد یہ ہے کہ میرے دل میں اس کی یاد سوا غیراللہ کی یاد کو دخل نہیں ہے۔
اور اس مقام پر ہمیں رائے زنی کا کوئی حق نہیں ہے۔ دوسرے یہ حالت فرق و مشاہدہ نفس ہے اور عبد اس ہنگام میں اپنے وجود اور اپنے نفس کو بانے والے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کی عبادت صرف اللہ تعالیٰ

کیلئے ہے یعنی کہ اس کے نزدیک صرف اللہ ہی ذات اقدس لائق عبادت ہے
اسی لئے وہ عبادت خدا کرتا ہے اور قرآن میں یہ ارشاد ہوا ہے ولا
یشرک بعبادۃ ربہ احد (سورۃ کہف آیت نمبر ۱۱۰) کہ اپنے پروردگار
کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے یعنی کہ عبادت برائے خدا ہو پس
واجب ہے کہ اس وقت یعنی کہ حالت نماز میں عبدو معبود کے درمیان کسی کا
رابطہ فیض ہونا ضروری ہے۔ پس واجب و لازم ہو اگرچہ یہ رابطہ ایک
صورت سے موجود بھی ہے لیکن اس کی طرف توجہات مبذول نہیں ہوتیں
بلکہ خود رابطہ عبد کی طرف ملتفت تھا نہ کہ رابطہ اس کی طرف چنانچہ مولائے
کونین ابی عبداللہ الحسینؑ دعائے عرفہ میں خداوند تعالیٰ سے راز و نیاز کرتے
ہوئے فرماتے ہیں الٰہی أمرت بالرجوع الی الاثار فارجعنی
بکسوۃ الانوار و ھدایتہ الاستبصار حتی ارجع الیک
منھا کما دخلت الیک منھا مصون السر عن النظر الیھا
والمرفوع الھمتہ عن الاعتماد علیھا اور یہ رابطہ واسطہ وسیلہ اور
مبداء عبد ہے اور فیض مبداء بواسطہ اس وجہ اللہ کے پیوو پختہ ہے مقصد یہ
ہے کہ خلاق عالم کی طرف سے اس کے اور بندے کے درمیان جو ذات وسیلہ
ہے وہی سبب مبداء ہے یعنی کہ جائے ظہور کہ خداوند عالم چونکہ بسیط محض
ہے اور مبداء اس کی صفات کیلئے جائے ظہور ہے پس ظہور ہے پس نماز کی
حالت میں چشم بصیرت میں حضرات محمدؐ و آلِ محمدؐ وسیلہ ہوں اور وسیلہ ہیں نماز میں
یوں تو خیالات آتے ہی رہتے ہیں لیکن خیالات فاسدہ اگر نماز میں ذرا جگہ پکڑ
جائیں تو نماز پر ضرور اثر انداز ہوتے ہیں۔ لیکن اگر خیالات حق پر ہوں تو نماز
میں قبولیت کے آثار کا ہونا یقینی ہے حضرت محمدؐ و آلِ محمدؐ کا مبداء قدرت و صفات

خداوند عالم ہونا بذات حق پر مبنی ہے پس عبد اور معبود کے درمیان ہمہ وقت
اور نماز میں بھی یہی ذوات مقدسہ رابطہ حقیقی خداوند ہیں نہ کہ خود خداوند
عالم رابطہ ہو بلکہ اس کی ذات کی معرفت تو بغیر وسیلہ حاصل ہی نہیں ہوسکتی
اس لئے حضرت صادق آل محمدؑ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا نے ہمارے ہی ذریعہ خدا
تعالی کو پہنچانا ہے بنا عرف اللہ کوئی بندہ فیوض و برکات خدائے متعال بغیر
وسیلہ حاصل نہیں کرسکتا ماللتراب و رب الارباب یعنی کہ تراب او
رب الارباب واسطہ و وسیلہ ہیں۔ کہ مبداء وجود عبد ہے اور مابہ الوجودؑ
خالق خداوند عالم ہے اور یہی قبلہ عالم ہیں اور ہر ایک عبد ہمہ وقت یا جب
چاہے بوجہ بسوئے خدا تعالی تو اپنا رخ کرے اسی قبلہ عالم کی طرف کیونکہ ق
کے معنی ہی یہ ہیں کہ جو سامنے خداوند عالم تصورات سے بالاتر ہے قبلہ
(یعنی حضرت محمدؐ و آل محمد و آل محمدؑ اس کی مخلوق ہیں اور ان کی معرفت
ساتھ نماز قبول ہے۔ پس جب کہ ہم نے دلائل قطعیہ کے ساتھ یہ ثا
کردیا کہ محمد و آل محمدؑ کا وجود مقدسہ ایسا وجود ہے کہ جو رابطہ مابین عبد و
ہے اور فیوض الہیہ اسی مبداء الوجود کے ذریعہ کائنات میں جاری و س
ہوتے ہیں اور صرف اسی دنیا میں ہی نہیں بلکہ جس قدر بھی خداوند عالم
عوالم پیدا کئے ہیں خواہ وہ سو ہزار عالم کیوں نہ ہوں سب میں انوار محمد
وسیلہ و مبداء فیاض مطلق ہیں اور یہ ہی اس حدیث میں اشارہ ہے
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدائے تعالی نے میرے نور سے عرش و کرسی
فرمائے اور عرش کرسی سے میرا نور اشرف و اعلی ہے فرمایا کی علی ابن
طالبؑ کے نور سے ملائکہ خلق کئے پس علیؑ ملائکہ سے افضل ہیں فاطمہ
نور سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں خلق فرمائیں اور فاطمہ علیہا

آسمان و زمین سے اشرف ہے سورج و چاند نور حسنؑ سے خلق فرمائے اور
حسن علیہ السلام سورج و چاند سے افضل ہے۔ اور حسین علیہ السلام کے نور
سے بہشت و حوریں پیدا کیں اور نور حسین علیہ و السلام جنت و کوثر سے
افضل ہے اس مضمون پر اکثر بیشتر روایات پائی جاتی ہیں اگر کوئی شخص ان
روایات پر غور و فکر سے کام لے تو آئمہ اطہارؑ کی ولایت کلیہ و حقہ اس کے
دل پر تجلی دکھلئے تو حقیقت واضع ہو سکتی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ جو خداوند
عالم کی طرف سے ولی حق ہیں وہی سرچشمہ فیاض مطلق ہیں اور یہی ذوات
مقدسہ مبدالموجودات ہیں خلاق عالم نے ان کو سب سے پہلے خلعت وجود عطا
کیا ہے اور باقی تمام ممکنات اور ذوات مقدسہ نے خلق کی ہیں جیساکہ حضرت
امیرالمومنین علی ابن طالبؑ نے فرمایا ہے کہ ہم کو خداوند تعالیٰ نے خلق کیا
ہے اور باقی مخلوق ہم نے بنائی ہے۔ جب کہ ایسا ہے تو یہ ذوات مقدسہ (یعنی
کہ حضرات محمد و آل محمدؐ وسائط و فیوض الٰہی اور معدن حکمت خدائے تعالیٰ یعنی
یہ حکمت ربانی کا مبداء اور خدائے تعالیٰ کی قدرت کے عظیم چشمے ہیں کہ
ان کی کوئی حد نہیں اور یہ ذوات مقدسہ محل مشیت پروردگار عالم ہیں۔ جب
یہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے اور کافی میں ہے کہ خدائے تعالیٰ کا
ارادہ کہ جو امور تقادیر سے متعلق ہے کہ آپ پر نازل ہوتا ہے اور آپ کے
امر سے جاری ہوتا ہے یعنی کہ حضرات ائمہ طاہرین علیہم السلام جاری فرماتے
ہیں اس لئے کہ یہ صاحب ولایت مطلقہ پس قبلہ عالم اور باب اللہ علی الاطلاق
ذوات مقدسہ محمد و آل محمدؐ ہیں اور انہی کے ذریعہ خداوند تعالیٰ کی طرف توجہ
کی جاتی ہے یہی وسیلہ توجہ ہیں ارادہ الٰہی ان پر ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مبداء ارادہ
الٰہی ہیں اور ان ہی کے ذریعہ اس کا امر کائنات میں جاری ہوتا ہے اوران کی

توجہ تجلی تعالیٰ ہے اور ارادہ خداوندی ان ہی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے۔ اللہ
طرف جو کوئی توجہ کرنا چاہے وہ ان کی طرف توجہ کرے ارشاد فرمایا ہے نحن
و جه الله الذی یتوجه به الیه الاولیاء اور زیارت امیر المومنین
میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ السلام علی اسم اللہ الرضی ووجھہ المضی پس
ذوات مقدسہ قبلہ کل عالم دہر کے (یعنی کل زمانہ کے) یعنی کہ پھر ایک
باعتبار حالات عالم) قبلہ کل ہیں یہاں تک کہ یہ ہر عالم میں ظاہر ہوئے ہیں
جملہ عوالم امکانیہ کے حکمران ہیں جسم بشریہ کے ساتھ (کہ دنیا ان کو خدا
سمجھے بلکہ یہ مظہر صفات خدا ہیں) خلقکم اللہ انوار فجعلکم
بعرشه محدقین حتی من علینا بکم فجعلکم (ف
بیوت اذن الله ان ترفع ویذکر فیها اسمه) (سورت النور آ
نمبر ۳۶) یعنی کہ وہ قندیل ان گھروں میں روشن ہے کہ جن کی نسبت
نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کی جائے اور ان میں اس کا نام لیا جائے
چونکہ نماز عبادت ہے کہ یعنی عبد (یعنی نمازی) کی تمام تر توجہ خدائے تعا
طرف یہ تمام اس کی برائیوں کے کہ جو وجود جسمانی عبد سے مربوط ہیں
واجب ہے کہ باوجود توجہ اپنے جسم ظاہری کے پھر بھی توجہ خدا ہی کی
ہوئے چونکہ حضرات محمدؐ آل محمدؐ (جو قبلہ عوالم ہیں) کہ ان کہ اجسام مطہ
عالمین کیلئے مبداء اجسام اور مبداء اطعات ہے یعنی کہ مبداء عناء
سزاوار تھا کہ اس کو از طرف خداوند عالم قبلہ عالم قرار دیا جائے۔ لیکن
وجوہات کی بناء پر شاید قرار نہیں دیا گیا جو کہ یہ ہیں کہ ان کی شان
متصور ہوتا ہے اور ان کو خود ہی معبود قرار دیا جاتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے
اس قسم کا اعتقاد رکھنا اور وہ بھی جب کہ ایسا حکم بھی نہیں پایا جاتا کہ

معبود سمجھا جائے لیکن مشاہدہ میں آتا ہے جب کہ شافعی نے کہا

وَ مات الشافعی و لیس یدری علیٌّ ربہ ام ربہ اللّٰہ

یعنی کہ شافعی مر گیا اور اس کی سمجھ میں نہ آسکا کہ علیؑ اس کا رب ہے یا اللہ اس کا رب ہے۔ پس اگر شافعی کا یہ قول امر قبلہ تھا تو یہ اہل باطل کیلئے اس امر کا موجب ہے کہ اس نے گمراہی میں اعانت کی ہے حالانکہ اس شعر میں اس نے بعنوان دیگر اللہ کی طرف لوگوں کو ہدایت کی ہے مقصد یہ ہے کہ للہ ہی معبود یکتا و برحق ہے اور ربوبیت ایک ایسی صفت ہے کہ جو اس کے مقرب بندوں کی طرف منسوب کی جاتی ہے کیونکہ حضرات محمد و آل محمد مظہر صفات خداوند عالم ہیں۔

عالم مرضات اللہ : نیز ایسا بھی ہے کہ لوگ یہ شک کرتے ہیں کہ معاذ اللہ خود آل محمد معبود ہونا پسند کرتے تھے کہ اس مقام کو حاصل کرنے کیلئے انہوں نے پنی ذات کو قبلہ قرار دیا اور فرمایا کہ ہم قبلہ ہیں اور اسی معنی کی وجہ سے دشمنان اہل بیت طاہرینؑ نے ان کی تکذیب کرنے کی سعی پیہم کی چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب لوگ امیر المومنینؑ کی اطاعت پر مامور کئے گئے انہوں نے طاعت علیؑ سے انحراف کیا آل عمران پ۴ ۱۔اور جو الٹے پاؤں پھر گیا سمجھ لو خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑے گا امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے مخالفین اور دشمنوں نے خود آنجناب سے دشمنی کا ثبوت دے دیا۔ پھر کسی طرح ممکن ہوتا کہ امیر المومنین کے جو قبلہ عالم ہیں زیر اطاعت رہتے اور چونکہ حضرتؑ سے دشمنی رکھتے تھے اور نشان دشمنی خود ظاہر بھی کر چکے تھے بناء بریں اس صورت میں وہ اسلام پر ثابت و برقرار نہیں رہ سکتے تھے۔

وجہ دوم : یہ کہ چونکہ وہ انوار الھیہ انسانی ہیت وصورت میں ظاہر ہوئے

تھے لہٰذا یہ مقتضائے بشریت' کھانا' پینا دیگر امور اور ایک جگہ سے دوسرے
جگہ منتقل ہونا ضروری تھا پس یہ اموران کیلئے لازم قرار دیئے گئے پس ایک ہی
جگہ معینہ برائے مستقر نہیں تھی بلکہ مخلوق ان کی طرف رخ کرسکے اور ان کو
دیکھ سکے اور اگر بفرض کہ ایک ہی جگہ قرار دیا تو اس صورت میں کلمہ توحید
اور دین اسلام کی اشاعت نہ ہوسکتی پس ان انوار الہیہ کا ایک ہی جگہ دائمی
طور پر رہنا خارج از حدود بشریہ ہے اور امر غیر ممکن ہے۔ اور پھر توجہ خلائق
ان کی طرف ہونا امکان پذیر نہ تھا پس مجبوراً ضروری ہوا کہ زمین میں وجو
برائے توجہ قرار دیا جائے کہ زمین پر ان کے اجسام عالیہ ہی کے ذریعہ کمالات
ظاہر ہوسکتے ہیں لہٰذا فرمایا کہ طینت دس قبضہ ہیں (قبضہ کے معنی ہیں کہ وہ
شے جو مٹھی بھر ہو) ان میں سے پانچ قبضہ سرزمین بہشت سے ہے اور پانچ
قبضہ زمین دیتا ہے اور ان زمین دنیا یہ صورت قبضہ ہے زمین بیت المقدس مکہ
و مدینہ زمین کوفہ اور حائر امام حسینؑ (یعنی حضرت امام حسینؑ کے شہید ہونے
کی جگہ) ان میں سے ہر ایک حصہ زمین صلاحیت قبلہ رکھتا ہے۔ اور اس
کچھ وجوہات بھی ہیں لیکن حائر (یعنی شہید امام حسینؑ) یعنی کہ شہادت گاہ ا
مذکورہ زمینوں سے افضل اشرف ہے یعنی کہ کوفہ مکہ اور بیت المقدس ۔
اشرف و اعلیٰ ہے حضرت امام حسینؑ کی شہادت گاہ اور کوفہ و مدینہ کی قبلہ قر
نہ دینے میں کچھ مصلحت تھی کہ جن کی بناء پر حائر حسینؑ اور دوسری مذ
جگہوں کو قبلہ قرار نہیں دیا گیا ہے یہ سب اس کے کہ ان کے اجسام والد
مقدسہ کیلئے خاص جگہ کا متعین ہونا ذکر کیا جاچکا ہے اور بصورت اشترا
محدود ہے اس لئے کہ اراضی ہی ان کی طرف منسوب ہے۔ حضرت امام ج
صادقؑ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ جب آپ سے سوال کی

کہ زمین کربلا جب کہ تمام زمینوں سے اشرف ہے تو قبلہ کیوں قرار نہ دی گئی اور زمین مکہ ہی کو قبلہ کیوں بنایا گیا جب کہ زمین مکہ کربلا کے مقابلہ میں پست درجہ ہے- آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اگر رسولؐ خدا نے حکم نہ فرمایا ہوتا کہ قدم ظاہر کا مسح کیا جائے تو پھر یقیناً قدم باطن کا مسح کیا جاتا-

اور یہ جواب اس طرف بصورت اشارہ ہے کہ زمین کربلا کا برائے قبلہ ہونا اولیٰ تر تھا- اس واسطے کہ خدائے تعالیٰ نے زمین کربلا کی دنیا کے پیدا کرنے سے 24 ہزار سال پہلے خلق فرمایا تھا اور کربلا کی زمین ہمیشہ پاک و پاکیزہ رہی ہے جب کہ زیارت میں ہے اشھدانک قدطھرت و طھر حرمک اور یہ زمین اعلیٰ طبقات بہشت سے ہے اور ہمیشہ اس سرزمین پر صادقین آباد رہے ہیں اور زمین کربلا باین وجہ قبلہ قرار دی جانے کے قابل تھی لیکن حکم خداوند عالم اور اس کی مصلحت کے تحت زمین مکہ قبلہ قرار پائی- کربلائے معلی اپنے دامن میں حقیقت قبلہ کو لئے ہوئے ہے وہ یہ کہ زمین کربلا معلی (دل) ہے کہ جس طرح انسان کا دل ہوتا ہے اور زمین کوفہ بمنزلہ سینہ انسان ہے- اور زمین مدینہ بمنزلہ دماغ ہے اور زمین مکہ بمنزلہ چہرہ و مقام ظہور قلب ہے چنانچہ اشارہ ہوا چہرہ کے ساتھ کہ چہرہ وجہ شناخت (پہچان) اور دلیل قلب ہے اور اسی سے انسان کی شناخت ہوتی ہے اور دلی کیفیات اور تاثرات کو چہرہ انسان ہی ظاہر کرتا ہے اور دل اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے یعنی کہ بغیر توجہ قلب چہرہ اس کے تاثرات ظاہر نہیں کرتا- پس وجہ ظاہر قلب ہے اور اس کے ذریعہ توجہ بہ قلب ہوتی ہے اسی طرح مکہ ظاہر کربلا وجہ کربلا اور دلیل کربلا ہے- (یہی وجہ ہے کہ حضرت امام حسینؑ سفر کربلا

کا آغاز مکہ سے کیا ہے) پس توجہ بہ مکہ در حقیقت توجہ بکربلا ہے اور مکہ میں حاضری (مکہ آنا) حقیقت میں کربلا آنا ہے اور جب تک کہ ارادہ قلبی نہ ہو کہ مکہ وجہ کربلا تسلیم نہ کیا جائے تو حضوری مکہ اصلاً حاصل نہ ہوگی پس نتیجہ یہ نکلا کہ قبلہ کی حقیقی بنائے اعلی کربلا ہے چونکہ زمین کربلا اشرف و اعلی ہے کہ زمین اس جگہ سے پہلے لی گئی ہے لہٰذا اصلؑ .... زمین کربلا ہے اور یہ جائز ہے کہ خداوند عالم نے دنیا پیدا ہونے سے ہزاروں برس پہلے زمین کربلا پیدا کی ہے لیکن چونکہ مکہ کربلا کے مقابلہ میں حاکی ہے یعنی کربلا کی حکایت کا سرنامہ ہے پس مکہ قبلہ عالم ہے اور طواف کی جگہ ہے اور ہمیشہ سے یہ زمین قیامت تک واسطے مرجع نوع بشر ہے۔ خصوصاً مرجع اسلام ہے اور مقصود مطاف زمین کربلا ہے چنانچہ احادیث اہل بیتؑ اطہار میں اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ معصوم نے فرمایا ہے کہ زمین کربلا اشرف طبقات بہشتی سے ہے کہ جو مخصوص ہے حضرات محمد و آل محمدؐ کیلئے اور وہاں ہر جمعہ کے دن مومنین اور اہل جنت برائے زیارت "رب" ان کے پاس آئیں گے اس کی توجیہہ یہ ہے کہ حضرات محمد و آل محمدؐ مظہر صفات خداوند تعالی وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون چنانچہ اس کے بالمقابل تمام خلق (یعنی مستطع لوگ) برائے زیارت پروردگار مکہ معظمہ (یوم الحج) حاضر ہوتے ہیں اللہ تعالی اس گھر کا شرف اور تعظیم زیادہ کرے لیکن پھر بھی مکہ کیلئے (یعنی کعبتہ اللہ) کیلئے یہ وارد نہیں ہوا کہ جس نے مکہ کی زیارت کی اس نے خدا کی زیارت کی۔

بہر حال اب واضح ہوگیا کہ قبلہ جسمانی ایک وجہ (چہرہ) ہے کہ جس میں انوار محمدؐ چشم بصیرت کی نظر آتے ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ نماز پڑھتے ہوئے رخ کرنا بسوئے فرع صحیح نہیں ہے جب تک کہ اصل کی طرف توجہ نہ ہو اور وہ

قبلہ اصل و حقیقی معنی آلؑ محمد ہیں جو کہ سبیل اعظم ہیں یعنی کہ ہادی اعظم ہیں پس ہر ایک عبد خدا کو چاہیے کہ وہ نماز میں توجہات کا مرکز حضرات آل محمدؑ کو قرار دیں کہ و عبدو معبود کے درمیان وسیلہ تقرب ہیں الٰہی کے وسیلہ سے توجہ بسوئے قبلہ ظاہری لازمی ہے ورنہ تنہا قبلہ کی طرف توجہ کرنا مفید آخرت نہیں ہے چنانچہ مخالفین اور موالیان اہل بیت دونوں نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر کوئی بندہ میری عبادت کرے یہاں تک کہ اس کا جسم عبادت کرتے کرتے شل مشک خشک ہوجائے اور ہزار حج و عمر بجالا ئے اور ہزار مرتبہ جہاد کرے اور رکن و مقام کے درمیان شہید ہوجائے اور وہ میری بارگاہ میں حاضر ہو مگر لایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اس کے پاس نہ ہوتو میری رحمت سے دور ہے گا۔ اور آتش جہنم اس کو دصول کرے گی اور جہنم رسید ہوگا ولایت ضرت امیر المونین علیؑ ابن ابی طالب صحت اعمال اور قبولیت کی دلیل واضح ہے۔

انظر ماذاتری ثبتک اللہ وایانا بالقول الثابت والحمد ﷲ رب العالمین

پرواز در ملکوت جلد اول (ص 272 تا 277 مطبوعہ ایران

سرکار آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ محمد طاہر خاقانی مدظلہ العالی
کا انقلاب آفرین فتویٰ

دعا اللھم کن لولیک الحجۃ یا ناد علیؑ کا قنوت نماز میں پڑھنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مستطاب زبدة الفقهاء والمجتهدین عمدة العلماء البارعین
آیة الله العظمی سماحة الشیخ محمد طاهر الخاقانی ادام الله ظله

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

آیا بحالت نماز در قنوت دعاء اللهم کن لولیک الحجة بن ...
یا دعاء نادعلیاً مظهر العجائب تجده عوناً لک فی النوائب
کل هم و غم سینجلی بولایتک یا علی یا علی یا علی خواندن جائز است

والسلام
احقر الذین

یأتی بالدعاء بنحو الذکر
المطلق ولا بأس فیه

۳ جمادی الاول
۱۴۱۵ھ

اقرار ولایت امیر المومنین در تشہد

فقہاء کرام کے فتاویٰ

مندرجہ ذیل پانچ جلیل القدر علماء اعلام نے تشہد میں شہادت ولایت امیر المومنین علیہ اسلام کا اقرار جائز قرار دیا ہے فتوے کا عکس ملاحظہ فرمائیں

حضرت آیت اللہ السید احمد الموسوی المستنبط قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض واعظین پاکستان بیان میکنند که در احتجاج طبرسی از معصومین علیهم السلام وارد است
روایت قاسم بن معاویه اذا قال احدکم لا اله الا الله محمد رسول الله فلیقل علی امیر المؤمنین ع
ایضاً در کتاب خطرة من بحار مناقب النبی ... و ... مقالات ... از عن الصادق علیه السلام
در تشهد بگوید اشهد ان ربی نعم الرب وان محمداً نعم الرسول وان علیاً واولاده نعم الائمه
منقول از رساله ... مجلس دوم وایضاً از کتاب عملیه علامه ناصر حسین (لکهنوی) کتاب
تحفة الصلاة در تشهد نماز شب اشهد ان ربی نعم الخ هم منقول است سؤال این است اگر این
عبارت را در تشهد نماز واجبه بخواند ایا نماز باطل است یا نه. بسمه تعالی بلی در کتاب احتجاج
طبرسی آن خبر موجود است و روایت دوم را حقیر از کتاب فقه منسوب به علامه مجلسی نقل بودم
و این مورد تعجب نیست بلکه مروی است در تفسیر امام حسن عسکری (ع) که فرمود در ضمن خبر طویل
در فوائد صلوة قال علیه السلام فاذا صلی علی امیر المؤمنین فی صلوته قال الله له یا عبدی لا صلین
علیک کما صلیت علیه ولاجعلنه شفیعک کما استشفعت به احقر احمد الحسینی المستنبط

کتاب احتجاج طبرسی میں خبر موجود ہے اور دوسری روایت کو ہم نے کتاب فقہ علامہ مجلسی سے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے یہ باعث تعجب نہیں ہے

حضرت آیت اللہ السید نصراللہ المستنبط طاب ثراہ فرماتے ہیں

بعضی از مخلصین پاکستان می‌گویند کہ در احتجاج طبرسی از معصومین وارد است بروایت قاسم بن معاویہ اذا قال احدکم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلیقل علی امیرالمومنین ایضاً در قطرہ من بحار مناقب النبی والعترہ در حالات امام ششم از ابوبصیر عن الصادق در تشہد بگویند اشہد ان ربی نعم الرب وان محمداً نعم الرسول وان علیاً و اولادہ نعم الائمہ منقول از رسالہ فقہیہ مجلسی دوم و نیز در رسالہ عملیہ حضرت آیۃ اللہ آقای سید ابوالحسن لکھنوی قدہ کہ بنام تحفہ احمدیہ است این عبارت دارد کہ تشہد نماز شب این است اشہد ان ربی نعم الرب الخ پس آیا این تشہد را در نماز واجبہ خواندن جائز است یا خیر ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خواندن امور مذکورہ در تشہد نماز واجب بقصد جزئیت مشکل است ولی بقصد قربت مطلقہ مانعی ندارد

نصراللہ مستنبط [illegible]

حضرت آیت اللہ العظمی السید محمد الجواد الطباطبائی التبریزی فرماتے ہیں

بعضی از مخلصین پاکستانی بیان میکنند کہ در احتجاج طبرسی از معصومین علیہم السلام وارد است بروایت [illegible] اذا قال احدکم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلیقل علی امیرالمومنین علیہ السلام ایضاً در کتاب قطرہ من بحار مناقب النبی والعترہ در حالات امام ششم از ابوبصیر عن الصادق ع در تشہد بگوید اشہد ان ربی نعم الرب وان محمداً نعم الرسول وان علیاً و اولادہ نعم الائمہ منقول از رسالہ فقہیہ مجلسی دوم و ایضاً از کتاب عملیہ آیۃ اللہ سید ناصر حسین (لکھنوی) کہ اسمش تحفہ احمدیہ در تشہد نماز شب [illegible] اشہد ان ربی نعم الرب الخ منقول است سوال این است اگر این عبارت را در تشہد نماز واجب بخوانند آیا [illegible] باطل است یا [illegible] غلام حیدر [illegible] شیعہ [illegible] پاکستان [illegible]
سید خادم رضا

اگر بقصد جزئیت نباشد مانعی ندارد واللہ العالم

محمد الجواد الطباطبائی التبریزی

اگر بقصد جزئیت نہ ہو تو مانع نہیں ہے

حضرت آیت اللہ العظمی السید عبداللہ الشیرازی علیہ الرضوان فرماتے ہیں

وصول ٢١/٥/١٤٠٣

جواب ٢٩/٥/١٤٠٣

بسم الله الرحمن الرحیم

جواب سوال اول: علما و سادات از منزلت و مقام بسیار رفیعی هستند که وظیفه عموم است آن منزلت و مقام را مراعات نمایند و از هر کاری که موجب عدم احترام آنان شود باید شدیداً احتراز شود والله العالم

٢٩/جمادی الاولی ١٤٠٣ هـ شیرازی

بسم الله الرحمن الرحیم

جواب سوال دوم: خواندن این جملات چنانچه بقصد ورود نباشد مانعی ندارد و جائز است والله العالم

٢٩/جمادی الاولی ١٤٠٣ شیرازی

سماحة آیة الله مولانا السید عبدالله الشیرازی دام ظله العالی علی رؤوس المسلمین

سوال اول - اکثر شیعیان پاکستان نکاح سیده را با غیر سید حرام میدانند و میگویند که امام جعفر صادق علیه السلام [illegible] [illegible] وحسبک [illegible] ولکن الله عزوجل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و میگویند [illegible] [illegible] [illegible] زید [illegible] [illegible] [illegible] دعا کرد که دختر [illegible] حرام دانسته [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سیده با غیر سید جایز است یا نه

سوال دوم: در کتاب [illegible] از امام جعفر صادق علیه السلام در کتاب مستدرک [illegible] از امام [illegible] در تشهد نماز [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آیا این جایز است یا نه

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کتب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ارسال خواهید فرمود

[illegible]

حضرت آیت اللہ العظمیٰ السید محمد الحسنی البغدادی النجفی فرماتے ہیں

... ان بعض ... العظمیٰ باکستان ... برواية فی كتاب : «الاحتجاج» –
الشيخ الطبرسی عليه الرحمة عن القاسم بن معاوية عن المعصومين عليهم الـ
«... اذا قال احدكم لا اله الا الله محمد رسول الله فليقل علی اميرالمؤمنين ايضاً»
وفی القطرة فی مناقب العترة فی حالات الامام السادس ... عن ابی ...
... عليه السلام ... انه يقول عند التشهد اشهد ان ربی نعم الرب وان
محمدا نعم الرسول وان عليا واولاده نعم الائمة ».

باسمه تعالیٰ
هذه الاخبار معتبرة والعمل بها جائز
محمد الحسنی البغدادی النجفی

من العلامه غلام حیدر کلو ... الـ
«صدر الذاکرین» باکستان . بتوسط الـ
خادم رضا مخدوم الباکستانی .

یہ اخبار معتبرہ میں سے ہے اور ان پر عمل جائز ہے

[redacted]

ھدف مقدس

حضرات محمد وال محمد علیہم الصلواۃ والسلام

کے فضائل نورانیہ ظاہریہ وباطنیہ

مقامات معنویہ معارف ربانیہ کی نشرو اشاعت فتنہ تقصیر کا

سدباب اور عقائد حقہ کی پاسداری ہے

ہماری جدید مطبوعات

* احقاق الحق و ابطال الباطل *

اصلاح الرسوم الظاہرہ کا جواب

علم شہادت اور معصومینؑ * مہدی آخر الزما

معرفت نفس الہیہ * حصولِ مراد

نامہ آدمیت (جز دوم) * تجلیات ولایۃ

زیرِ طبع

کشف الحجاب * برہان المبین

حدیقۃ المعاجز * اسرار غیبی

* کفایۃ المومنین *

ولایت اہلبیتؑ کے بنیادی عقائد پر مبنی شب و روز کے اعمال
ہر مومن و مولی کے گھر جس کا ہونا ضروری ہے

دار التبلیغ الجعفریہ

پوسٹ بکس نمبر ۵
اسلام آباد۔ پاک